ہفتہ وار رسالہ:204
WEEKLY BOOKLET:204

60 حج کرنے والا حاجی

صفحات 17

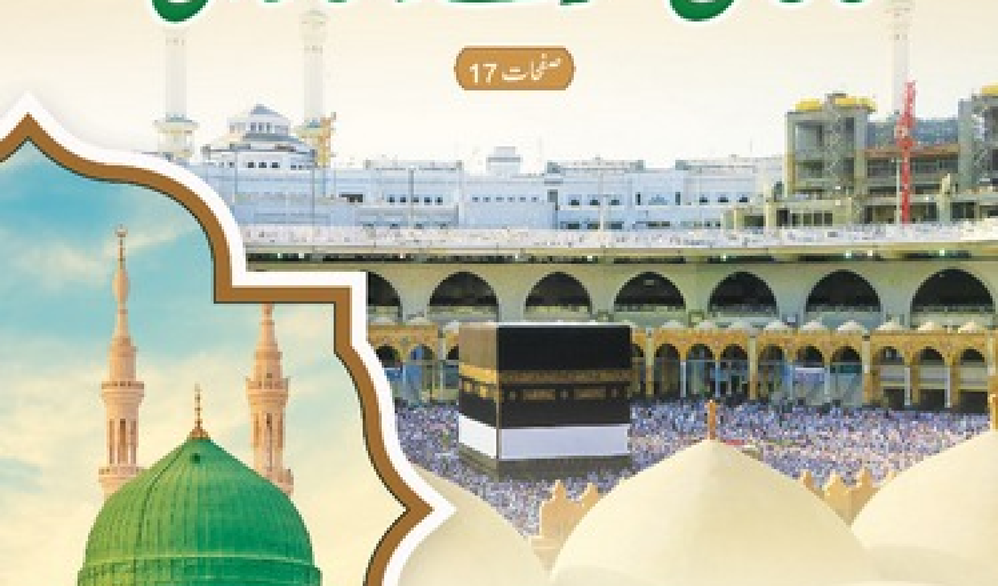

- طواف کرنے والے کی نرالی دعا 04
- مایوس نہ ہونے والا حاجی 09
- دعا قبول نہ ہونے کی حکمتیں 10
- سفرِ حج کے بہترین ہم سفر 13

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

یہ مضمون ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ صفحہ 84 تا 107 سے لیا گیا ہے۔

60 حج کرنے والا حاجی

دُعائے عطار: یااللہ پاک: جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ”60 حج کرنے والا حاجی“ پڑھ یا سُن لے اُسے ہر سال مقبول حج نصیب فرما اور اُسے سبز سبز گنبد کے سائے میں شہادت اور جنّت البقیع میں خیر سے دفن ہونا نصیب فرما۔ آمین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیِ کریم، رؤفٌ رّحیم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (معجم کبیر، 18/362، حدیث: 928)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جب بُلایا آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خود ہی انتِظام ہو گئے

حضرتِ علّامہ اَبُوالْفَرَج عبدُ الرّحمٰن بن علی ابنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب عُیُونُ الحکایات میں تحریر کرتے ہیں: ایک پرہیزگار شخص کا بیان ہے: ”میں مسلسل تین سال سے حج کی دُعا کر رہا تھا لیکن میری حسرت پوری نہ ہوئی، چوتھے سال حج کا موسِمِ بہار تھا اور دل آرزوئے حرم میں بے قرار تھا۔ ایک رات جب میں سویا تو میری سوئی ہوئی قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی میں خواب میں جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی زیارت سے شَرَفْیاب ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم اِس سال حج کے لئے چلے جانا۔“ میری آنکھ کُھلی تو دل خوشی سے جُھوم رہا تھا، سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلم کی یہ میٹھی میٹھی آواز کانوں میں رَس گھول رہی تھی، ”تم اِس سال حج کیلئے چلے جانا۔“ بار گاہِ نبوّت سے حج کی اجازت مل چکی تھی، میں بہُت شاداں و فرحاں تھا۔ اچانک یاد آیا کہ میرے پاس زادِ راہ (یعنی سفر کا خرچ) تو ہے نہیں! اس خیال کے آتے ہی میں غمگین ہو گیا۔ دوسری شب محبوبِ رب، شَہَنْشاہِ عرب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خواب میں پھر زیارت ہوئی، لیکن میں اپنی غُربت کا ذکر نہ کر سکا۔ اِسی طرح تیسری رات بھی خواب میں بار گاہِ رسالت سے حکم ہوا: ”تم اِس سال حج کو چلے جانا۔“ میں نے سوچا اگر مکّی مَدَنی سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم چوتھی بار خواب میں تشریف لائے تو میں اپنی مالی حالت کے مُتَعلِّق عرض کر دوں گا۔

آہ! پلّے زر نہیں رختِ سفر سرور نہیں　　تم بُلا لو تم بُلانے پر ہو قادِر یانبی

چوتھی رات پھر سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے میرے غریب خانے میں جلوہ گری فرمائی اور ارشاد فرمایا: ”تم اِس سال حج کو چلے جانا“۔ میں نے دست بستہ عرض کی: میرے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم! میرے پاس اَخراجات نہیں ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم اپنے مکان میں فُلاں جگہ کھودو وہاں تمہارے دادا کی زِرہ موجود ہو گی۔ اِتنا فرما کر سلطانِ بَحْر و بَر صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم تشریف لے گئے۔ صُبْح جب میری آنکھ کھلی تو میں بہُت خوش تھا۔ نمازِ فجر کے بعد آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بتائی ہوئی جگہ کھودی تو وہاں واقعی ایک قیمتی زِرہ موجود تھی وہ بِالکل صاف ستھری تھی گویا اُسے کسی نے استعمال ہی نہ کیا ہو! میں نے اُسے چار ہزار دینار میں بیچا اور اللہ پاک کا شکر ادا کیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شَہَنْشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی نظرِ عنایت سے اسبابِ حج کا خود ہی انتِظام ہو گیا۔ (عیون الحکایات، ص326 ملخصا)

جب بُلایا آقا نے　خود ہی انتِظام ہو گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہم نے تیری بات سن لی ہے

حضرتِ علی بن مُوَفَّق رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حج کی سعادت حاصل کی، کعبۂ

www.dawateislami.net

مُشَرَّفہ کا طواف کیا، حجرِ اسود کا بوسہ لیا، دو رکعت نمازِ طواف پڑھی اور کعبہ شریف کی دیوار کے ساتھ بیٹھ کر رونے لگا اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''یااللہ! میں نے تیرے پاک گھر کے گِرد نہ جانے کتنے ہی چکّر لگائے مگر میں نہیں جانتا کہ قبول ہوئے یا نہیں!'' پھر مجھ پر غُنُودگی طاری ہوگئی، میں نے ایک غیبی آواز سُنی: ''اے علی بن مُوَفَّق! ہم نے تیری بات سن لی ہے، کیا تُو اپنے گھر میں صِرف اُسی کو نہیں بلاتا جس سے تو مَحبَّت کرتا ہے!'' (الروض الفائق، ص59)

اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

بُلاتے ہیں اسی کو جس کی بگڑی یہ بناتے ہیں　　کمر بندھنا دیارِ طیبہ کو کھلنا ہے قسمت کا

(ذوقِ نعت، ص37)

صبر کرتے تو قدموں سے چشمہ جاری ہو جاتا

حضرتِ عبداللہ بن خُفَیف فرماتے ہیں: ''میں حج کے ارادے سے چلا، بغداد پہنچنے تک حالت یہ تھی کہ لگاتار چالیس دن تک کچھ نہ کھایا تھا۔ سخت پیاس کی حالت میں جب ایک کُنوئیں پر گیا تو وہاں ایک ہِرن پانی پی رہا تھا، مجھے دیکھتے ہی ہِرن بھاگ کھڑا ہوا، جب میں نے کُنوئیں میں جھانکا تو پانی بہُت نیچے تھا اور اِسے بِغیر ڈَول کے نکالا نہیں جا سکتا تھا۔ میں یہ کہتے ہوئے چل دیا: میرے مالِک و مولیٰ! میرا مرتبہ اس ہِرن کے برابر بھی نہیں!'' تو مجھے پیچھے سے آواز آئی: ''ہم نے تجھے آزمایا تھا لیکن تُو نے صَبْر نہ کیا، اب واپس جا اور پانی پی لے۔'' جب میں گیا تو کنواں اوپر تک پانی سے بھرا ہوا تھا، میں نے خوب پیاس بُجھائی اور اپنا مشکیزہ بھی بھر لیا تو غیب سے ایک آواز سنی: ''ہِرن تو مشکیزے کے بِغیر آیا تھا لیکن تم مشکیزے کے ساتھ آئے ہو۔'' میں راستے بھر اُسی مشکیزے سے پانی پیتا اور وُضو کرتا رہا مگر پانی خَتْم نہ ہوا۔ پھر جب حج سے واپسی ہوئی اور جامِع مسجِد میں داخِل ہوا تو وہاں حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ

www.dawateislami.net

تشریف فرماتے، اُنہوں نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا: ”اگر تم لمحہ بھر بھی صبر کرلیتے تو تمہارے قدموں سے چشمہ جاری ہو جاتا۔“ (الروض الفائق، ص103 ملتقطا) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

اُن کے طالِب نے جو چاہا پا لیا   اُن کے سائل نے جو مانگا مِل گیا

(ذوقِ نعت، ص34)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ایک طواف کرنے والے کی نرالی دُعا

حضرتِ قاسم بن عثمان رحمۃُ اللہِ علیہ جو کہ صاحبِ علم و فضل اور مُتَّقی بُزُرگ تھے، فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دورانِ طواف صِرف یہی دُعا کئے جا رہا تھا: اَللّٰھُمَّ قَضَیْتَ حَاجَۃَ الْمُحْتَاجِیْنَ وَحَاجَتِیْ لَمْ تَقْضِ یعنی ”اے اللہ پاک! تُو نے سب حاجت مندوں کی حاجت پوری فرمادی اور میری حاجت پوری نہیں ہوئی۔“ میں نے اُس سے جب اِس نرالی دُعا کی تکرار کے بارے میں اِستِفسار کیا تو بولا: ہم سات افراد جِہاد میں گئے، غیر مُسلموں نے ہمیں گرفتار کرلیا، جب بَاِرادۂ قتل میدان میں لائے، میں نے یکایک اُوپر سر اُٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان میں سات دروازے کُھلے ہیں اور ہر دروازے پر ایک حُور کھڑی ہے، جیسے ہی ہمارے ایک رفیق کو شہید کیا گیا، میں نے دیکھا کہ ایک حور ہاتھ میں رومال لیے اُس شہید کی روح لینے کے لیے زمین پر اُتر پڑی، اِسی طرح میرے چھ رُفقا شہید کئے گئے اور سب کی رُوحیں لینے ایک ایک حُور اُترتی رہی، جب میری باری آئی تو ایک درباری نے اپنی خدمت کے لیے مجھے بادشاہ سے مانگ لیا اور میں شہادت کی سعادت سے محروم رہ گیا۔ میں نے ایک حور کو کہتے سنا: ”اے محروم! آخِر اِس سعادت سے تو کیوں محروم رہا؟“ پھر آسمان کے ساتوں دروازے بند ہو گئے۔ تو اے بھائی! مجھے اپنی مَحرومی پر سخت افسوس ہے۔ کاش! مجھے بھی

www.dawateislami.net

شہادت کی سعادت عنایت ہو جاتی یہی وہ حاجت ہے جس کا آپ نے دُعا میں سنا۔ حضرتِ قاسم بن عثمان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک ان ساتوں خوش نصیبوں میں سب سے افضل یہی ساتواں ہے جو قتل سے بچ گیا، اِس نے اپنی آنکھوں سے وہ روح پرور منظر دیکھا جو دوسروں نے نہیں دیکھا پھر یہ زندہ رہا اور انتہائی ذَوق وشَوق سے نیکیاں کرتا رہا۔ (المستطرف، 1/249 مفہوما) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مال و دولت کی دعا ہم نہ خدا کرتے ہیں ہم تو مرنے کی مدینے میں دُعا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش، ص293)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر

حضرتِ ابو محمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ رحمٰن کے بھروسے پر تین مسلمان بغیر زادِ راہ حج کے لئے روانہ ہوئے۔ دورانِ سفر اُنہوں نے عیسائیوں کی ایک بستی میں قِیام کیا، ان میں سے ایک کی نظر ایک خوبصورت نصرانی (کرسچین) عورت پر پڑی تو اُس پر اس کا دل آ گیا۔ وہ "عاشق" حیلے بہانے سے اُس بستی میں رُک گیا اور دونوں حاجی آگے روانہ ہو گئے، اب اُس عاشق نے اپنے دل کی بات اُس عورت کے والِد سے کی، اُس نے کہا: "اِس کا مَہر تم نہیں دے سکو گے۔" پوچھا: "کیا مَہر ہے؟" جواب ملا: "عیسائی (کرسچین) ہو جاؤ۔" اُس بد قسمت نے عیسائیت اِختیار کر کے اُس عورت سے نکاح کر لیا اور دو بچّے بھی پیدا ہوئے۔ آخِرش وہ مر گیا۔ اُس کے دونوں رُفقا حاجی کسی سفر میں دوبارہ اُس بستی سے گزرے تو تمام حالات سے باخبر ہوئے، انہیں سخت افسوس ہوا، جب وہ نصرانیوں (یعنی عیسائیوں) کے قبرستان کے قریب سے گزرے تو اُس (عاشِقِ ناشاد) کی قبر پر ایک عورت اور دو بچّوں کو روتے پایا، وہ دونوں حاجی بھی

www.dawateislami.net

(اللہ پاک کی خفیہ تدبیر یاد کرکے) رونے لگے، عورت نے پوچھا: ”آپ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟“ اُنہوں نے مرنے والے کی مسلمان ہونے کی حالت میں نَماز وعبادت اور زُہد و تقویٰ وغیرہ کا تذکِرہ کیا۔ جب عورَت نے یہ سنا تو اُس کا دِل اسلام کی طرف مائل ہو گیا اور وہ اپنے دونوں بچّوں سَمیت مسلمان ہو گئی۔ (الروض الفائق، ص16 ملخصا) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! کیسا دل ہلا دینے والا مُعامَلہ ہے کہ راہِ حرم کا نیک پرہیز گار مسافِر یکایک عشقِ مجازی کے چکّر میں پھنس کر دل کے ساتھ ساتھ دِین بھی دے بیٹھا اور مختصر سا وَقْت رنگ رلیاں منا کر موت کے راستے اندھیری قبر کی سیڑھی اُتر گیا! اِس حِکایت سے درسِ عبرت لیتے ہوئے ہم سبھی کو اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے اور خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہنا چاہیے کہ نہ جانے ہمارے ساتھ کیا مُعامَلہ ہو! مکتبۃُ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ سنسنی خیز V.C.D یا آڈیو کیسیٹ ”اللہ پاک کی خفیہ تدبیر“ خرید کر ضَرور مُلاحظہ کیجئے۔ اِن شاءَ اللہ آپ خوفِ خدا سے کانپ اُٹھیں گے۔

جہاں میں ہیں عِبرت کے ہر سُو نمُونے ۔۔۔ مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تُو نے ۔۔۔ جو آباد تھے وہ مَحَل اب ہیں سُونے
جگہ جی لگانے کی دُنیا نہیں ہے ۔۔۔ یہ عِبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

اے کاش! میں بھی رونے والوں میں سے ہوتا

دُعائے عَرَفات میں حاجِیوں کی اشکباری اور آہ وزاری جب جاری ہوئی تو حضرتِ بکر رحمۃُ اللہِ علیہ فرمانے لگے: ”اے کاش! میں بھی ان رونے والے حاجیوں میں سے ہوتا۔“ اور حضرتِ مُطَرِّف رحمۃُ اللہِ علیہ نے خوفِ خدا سے مغلوب ہو کر بطورِ عاجِزی عَرض کی: اے

www.dawateislami.net

اللہ کریم! میری (نافرمانیوں کی) وجہ سے ان حاجیوں کو رَد نہ فرمانا۔ (الروض الفائق ص، 59 ملخصا) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مِرے اَشک بہتے رہیں کاش ہر دم | ترے خوف سے یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص 105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

وُقُوفِ عَرَفات کرنے والوں کی مغفِرت ہوگئی

حضرتِ محمد بن مُنکَدِر رحمۃُ اللہِ علیہ نے 33 حج ادا کرنے کی سعادت پائی، اپنے آخری حج میں میدانِ عَرَفات کے اندر مُناجات کرتے ہوئے عَرض کی: "یااللہ کریم! تُو جانتا ہے کہ میں نے اِسی عَرَفات میں 33 بار وُقوف کیا، ایک مرتبہ اپنی طرف سے اور ایک ایک بار اپنے ماں اور باپ کی جانِب سے حج سے مُشرَّف ہوا۔ یاربِّ کریم! میں تجھے گواہ بناتا ہوں کہ میں نے باقی 30 حج اُس شخص کو ہبہ (یعنی تحفے میں) کردیئے جو یہاں عَرَفات میں ٹھہرا لیکن اُس کا وُقُوفِ عَرَفہ قَبول نہ کیا گیا۔" جب آپ رحمۃُ اللہِ علیہ عَرَفات سے مُزدَلِفہ پہنچے تو خواب میں نِدا دی گئی: "اے ابنِ مُنکَدِر! کیا تُو اس پر کرَم کرتا ہے جس نے کرم پیدا کیا؟ کیا تُو اُس پر سخاوت کرتا ہے جس نے سخاوت پیدا فرمائی؟ تیرا ربّ تجھ سے فرماتا ہے: مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم! میں نے وُقوفِ عَرَفات کرنے والوں کو عَرَفات پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ہی بَخْش دیا تھا۔ (الروض الفائق، ص 60) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

غمِ حیات ابھی راحتوں میں ڈھل جائیں | تری عطا کا اشارہ جو ہو گیا یاربّ

(وسائلِ بخشش، ص 76)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

آقا کے نام کا حج کرنے والے پر کرم بالائے کرم

حضرتِ علی بن مُوَفَّق رحمۃُ اللہِ علیہ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف سے کئی حج کئے، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے خواب میں مکّے مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا دیدار ہوا، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اِسْتِفسار فرمایا: "اے ابنِ مُوَفَّق! کیا تم نے میری طرف سے حج کئے؟" میں نے عَرْض کی: جی ہاں۔ فرمایا: "تم نے میری طرف سے تَلْبِیَہ کہا؟" میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: "میں قِیامت کے دن تمہیں ان کا بدلہ دُوں گا اور میں محشر میں تمہارا ہاتھ پکڑ کر تمہیں جنّت میں داخِل کروں گا جبکہ لوگ ابھی حساب کی سختی میں ہوں گے۔" (لبابُ الاحیاء، ص83) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

شکریہ کیونکر ادا ہو آپ کا یامصطفٰے ہے پڑوسی خُلد میں اپنا بنایا شکریہ

(وسائلِ بخشش ص،372)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

60 حج کرنے والا حاجی

حضرتِ علی بن مُوَفَّق کا یہ ساٹھواں حج تھا، حَرَمِ محترم میں حاضِر تھے ان کے ذِہْن میں یکایک خیال آیا کہ کب تک حج کے لیے ہر سال وِیرانوں اور جنگلوں کی خاک چھانو گے! اتنے میں نیند کا غَلَبہ ہوا، سو گئے اور غیبی آواز سنی: "اُس کے لئے خوشخبری ہے جسے اُس کے مولا کریم نے دوست رکھا اور اپنے گھر بلا کر بُلند رُتبے سے سرفراز فرمایا۔" (روض الریاحین، ص107 ملخصاً) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

ضُعف مانا مگر یہ ظالم دل اُن کے رستے میں تو تھکا نہ کرے!

(حدائقِ بخشش، ص142)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

رخصت کی اجازت کے منتظر جوان کو بِشارت

حضرتِ ذُوالنُّون مِصری رحمۃُ اللہِ علیہ نے کعبۂ مُشَرَّفہ کے پاس ایک جوان کو دیکھا جو مسلسل نَماز پڑھے جارہا تھا اور رُکنے کا نام ہی نہ لیتا تھا۔ موقع ملنے پر آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اُس سے فرمایا: کیا بات ہے کہ واپس جانے کے بجائے مسلسل نَمازیں پڑھے جارہے ہو! کہنے لگا: اپنی مرضی سے کیسے جاؤں! رخصت کی اجازت کا اِنتِظار ہے! حضرتِ ذُوالنُّون مِصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ابھی ہم باتیں ہی کر رہے تھے کہ اُس جوان کے اوپر ایک رُقعہ گرا، اُس میں لکھا تھا: ''یہ خط خدائے عزیز وغفّار کی جانب سے اِس کے شکر گزار و مُخلِص بندے کیلئے ہے، واپس جا! تیرے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہیں۔'' (روض الریاحین، ص108 ملخصا) اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

مَحَبَّت میں اپنی گُما یا الٰہی   نہ پاؤں میں اپنا پتا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص105)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ علٰى مُحَمَّد

مایوس نہ ہونے والا حاجی

حضرتِ مالِک بن دِینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک عابد کہتے ہیں: میں مُتَواتِر کئی سال تک حج کی سَعادتِ عُظمٰی سے سرفراز ہوتا رہا اور ہر سال ایک دَرویش کو کعبۂ مُعَظَّمہ کا دروازہ پکڑے دیکھا۔ جب وہ ''لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ'' کہتا تو غیب سے آواز سنائی دیتی: ''لَا لَبَّیْكَ''۔ میں نے چودھویں سال اُس شخص سے پوچھا: اے دَرویش تو بَہرا تو نہیں؟ اُس نے جواب دیا: ''میں سب کچھ سُن رہا ہوں۔'' میں نے کہا: پھر یہ تکلیف کیوں اُٹھاتا ہے؟ اُس نے کہا: یا شیخ! میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ اگر بجائے 14 سال کے چودہ ہزار سال میری عمر ہو اور بجائے

سال بھر کے، ہر روز ہزار بار یہ جواب ''لَا لَبَّیْكَ'' سُنائی دے تو پھر بھی اِس دروازے سے سر نہ اٹھاؤں گا۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ابھی ہم مصروفِ گُفتگو تھے کہ اچانک آسمان سے ایک کاغذ اُس کے سینے پر گرا، اُس نے وہ کاغذ میری طرف بڑھایا، میں نے پڑھا تو اُس میں لکھا تھا: ''اے مالِک بن دِینار! تُو میرے بندے کو مجھ سے جدا کرتا ہے کہ میں نے اِس کے کئی سال کے حج قبول نہیں کیے، ایسا نہیں بلکہ اِس مُدّت میں آنے والے تمام حاجیوں کے حج بھی اِسی کی پکار کی بَرَکت سے قبول کیے ہیں تاکہ کوئی میری بارگاہ سے مَحروم نہ جائے۔''

دعا قبول نہ ہونے کی حکمتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِس حکایت سے ہمیں یہ بھی مَدَنی پھول ملے کہ قَبولیّتِ دُعا میں خواہ کتنی ہی تاخیر ہو دلبر داشتہ نہیں ہونا چاہیے، ہم تاخیر کی مَصلِحتیں نہیں جانتے، یقیناً قَبولیّتِ دعا میں تاخیر بلکہ سِرے سے دُعا کی قَبولیّت کا اظہار نہ ہونا بھی ہمارے حق میں مُفید ہوتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے والدِ گرامی رَئیسُ الْمُتَکَلِّمِین حضرتِ مولانا نَقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے فرمان کا خلاصہ ہے: حکمتِ الٰہی کہ کبھی تُو براہِ نادانی کوئی چیز طلب کرتا ہے اور (وہ کریم) براہِ مہربانی تیری دُعا قبول نہیں فرماتا کیوں کہ تُو جو مانگ رہا ہوتا ہے وہ اگر عطا کر دیا جائے تو تجھے نقصان پہنچے۔ مَثَلاً تُو دولت مانگے اور تجھے مل جائے تو ایمان خطرے میں پڑ جائے، یا تو صحّت مانگے اور اُس کا ملنا تیری آخرت کیلئے نقصان دِہ ہو اِس لئے وہ تیری دعا قبول نہیں فرماتا۔ پارہ 2 سُوْرَۃُ الْبَقَرہ آیت نمبر 216 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَعَسٰۤی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو۔

یہ کیوں کہوں مجھ کو یہ عطا ہو یہ عطا ہو ۔۔۔ وہ دو کہ ہمیشہ مِرے گھر بھر کا بھلا ہو

(ذوقِ نعت، ص208)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

کس کے دَر پر میں جاؤں گا مولیٰ!

دُعا قبول ہو یا نہ ہو مانگنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اپنے پَروَرْدگار کو پکارتے رہنا بھی بَہُت بڑی سعادت اور حقیقت میں عِبادت ہے۔ اس ضِمْن میں مزید ایک حِکایت مُلاحظہ ہو: ایک ضعیفُ العُمر بُزُرگ ایک نوجوان کے ساتھ حج کرنے گئے، جُوں ہی اِحرام باندھ کر کہا: لَبَّیْكَ (یعنی میں تیری بار گاہ میں حاضِر ہوں) غیب سے آواز آئی: لَا لَبَّیْكَ (یعنی تیری حاضِری قَبول نہیں) نوجوان حاجی نے ان سے کہا: کیا آپ نے یہ جواب سنا؟ بوڑھے حاجی نے فرمایا: جی ہاں، میں تو 70سال سے یہ جواب سُن رہا ہوں! میں ہر بار عَرض کرتا ہوں لَبَّیْكَ اور جواب آتا ہے: لَا لَبَّیْكَ نوجوان نے کہا: پھر آپ کیوں، آتے، سفر کی تکالیف اُٹھاتے اور خود کو تھکاتے ہیں؟ بوڑھے حاجی صاحِب رو کر کہنے لگے: پھر میں کس کے دروازے پر جاؤں؟ مجھے خواہ رَد کیا جائے یا قبول، میں نے تو بس یہیں آنا ہے، اس دَر کے سوا میری کہیں پناہ نہیں۔ غیب سے آواز آئی: "جاؤ! تمہاری ساری حاضِریاں قَبول ہو گئیں۔" (تفسیر روح البیان، پ29، نوح، تحت الآیۃ:10، 10/176)

وہ سُنیں یا نہ سنیں اُن کی بہر حال خوشی ۔۔۔ دردِ دل ہم تو کہے جائیں گے اِن شاءَ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حَجّاج بن یوسف اور ایک اَعرابی

حَجّاج بن یوسُف نے سخت گرمیوں کے موسِم میں دورانِ سفرِ حج مکّہ شریف سے مدینہ شریف جاتے ہوئے راہ میں پڑاؤ کیا، ناشتے کے وَقْت خادِم سے کہا: کسی مہمان کو ڈھونڈ لاؤ! وہ گیا اور اُس نے پہاڑ کی طرف ایک اَعرابی (یعنی دِیہاتی، بَدّو) کو سویا ہوا دیکھ کر پاؤں سے ٹھوکر مار کر جگایا اور کہا: تم کو گورنر حَجّاج بن یوسف نے طلب فرمایا ہے۔ وہ اُٹھ کر حَجّاج کے پاس آیا۔ حَجّاج نے کہا: "میرے ساتھ کھانا کھالو۔" اُس نے کہا: "میں آپ سے بہتر کریم کی

www.dawateislami.net

دعوت قَبول کر چکا ہوں ۔ ”پوچھا:“ وہ کون ہے؟ ”جواب دیا:“ اللہ پاک کہ اُس نے مجھے روزہ رکھنے کی دعوت دی اور میں نے رکھ لیا“۔ حَجّاج بولا: ایسی شدید گرمی میں روزہ؟ جواب دیا: ہاں قِیامت کی سخت ترین گرمی سے بچنے کے لیے۔ حَجّاج نے کہا: اچھّا تو اب کل روزہ نہ رکھنا اور میرے ساتھ کھانا کھالینا۔ کہا: کیا آپ کل تک میرے جینے کی ضَمانت دے سکتے ہیں؟ بولا: یہ تو میرے بس میں نہیں۔ کہا: تَعَجُّب ہے کہ آپ آخرت کے مُعامَلے میں بے بس ہونے کے باوُجُود دُنیا طلبی میں لگے ہوئے ہیں! حَجّاج نے کہا: یہ کھانا نہایت عمدہ ہے۔ جواب دیا: اِسے نہ آپ نے عمدہ کیا ہے نہ ہی طَبّاخ (یعنی باوَرچی) نے، بلکہ اِسے صِحّت و عافیت بخش ہونے کی خوبی نے عمدہ کیا ہے یعنی جو مریض ہو اُس کو لذّت نہیں آتی مگر صِحّت مند کو یہ خوب بھاتا ہے اور صِحّت و عافیت دینے والی ذات ربِّ کائنات کی ہے، لہٰذا اُس قادِرِ مُطْلَق کی دعوت پر روزہ رکھنا چاہیے۔ (رفیق المناسِک ص212 بتغیر)

کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا ۔۔۔ کچھ نیکیاں کمالے جلد آخرت بنالے

(وسائلِ بخشش، ص178)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

جن کا حج قبول نہ ہوا اُن پر بھی کرم ہو گیا

حضرتِ علی بن مُوَفّق فرماتے ہیں: میں نے 50 سے زائد حج کئے، سوائے ایک کے سب کا ثواب جنابِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، خلفائے اَربعہ (یعنی چار یار) رضی اللہ عنہم اور اپنے والِدَین کو ایصال کیا، اب ایک حج باقی تھا (جس کا ابھی تک ایصالِ ثواب نہ کیا تھا)، میں نے میدانِ عَرَفات میں موجود لوگوں کو دیکھا اور ان کی آوازیں سنیں تو بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یااللہ کریم اگر ان لوگوں میں کوئی ایسا شخص ہے جس کا حج مقبول نہیں ہوا تو میں نے اپنے حج کا اُسے ایصالِ ثواب کیا۔ پھر اُس رات جب میں مُزدَلِفہ میں سویا تو اللہ کریم

www.dawateislami.net

کا خواب میں دیدار کیا۔ اللہ پاک نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے علی بن مُوَفَّق! کیا تو مجھ پر سخاوت کرتا ہے؟ میں نے عَرَفات میں موجود تمام افراد، اِن کی تعداد کے برابر مزید اور ان سے بھی دُگنے لوگوں کی مغفِرت فرمادی ہے اور ان میں سے ہر فرد کی اس کے اہلِ خانہ اور پڑوسیوں کے حق میں شَفاعت قبول فرمالی ہے۔ (روض الریاحین، ص 128)

کوئی حج کا سبب اب بنا دے مجھ کو کعبے کا جلوہ دکھا دے
دیدِ عَرَفات و دیدِ مِنیٰ کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سفرِ حج کے بہترین ہم سفر

ایک شخص نے حضرتِ حاتِم اَصَم رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: "مجھے حج کا سفر درپیش ہے، کوئی ایسا ہم سفر بتایئے جس کی صحبتِ بابرکت کا فیض لُوٹتے ہوئے میں اللہ پاک کی بارگاہِ بیکس پناہ میں حاضر ہو سکوں۔" فرمایا: "اے بھائی! اگر تم ہم نشین چاہتے ہو تو تلاوتِ قرآنِ مُبین کی ہم نشینی (یعنی صحبت) اختیار کرو اور اگر ساتھی چاہتے ہو تو فِرِشتوں کو اپنا ساتھی بنالو اور اگر دوست درکار ہو تو اللہ پاک اپنے دوستوں کے دلوں کا مالک ہے اور اگر توشہ (یعنی زادِ سفر) چاہتے ہو تو اللہ کریم پر یقین سب سے بہترین توشہ ہے اور کعبۃُ اللہ کو اپنے سامنے تصوُّر کرتے ہوئے خوشی سے اِس کا طَواف کرو۔" (بحر الدموع، ص 125 ملخصاً) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مُعْجِزَہ شَقُّ الْقَمَر کا ہے "مدینہ" سے عِیاں
"مہ" نے شَق ہو کر لیا ہے "دین" کو آغوش میں

شعر کا مطلب: اپنا تخیل پیش کرتے ہوئے اس شعر میں شاعِر نے نہایت عُمدہ بات کہی ہے، کہ بطورِ معجزہ چاند کے جو دو ٹکڑے ہوئے ہیں اس کا لفظِ "مدینہ" سے یوں اظہار ہو رہا ہے

www.dawateislami.net

کہ ''مدینہ'' کا پہلا حَرْف م اور آخِری حَرْف ہ ملا دیں تو''مہ''یعنی چاند ہُوا اور''مہ''کے دونوں حُرُوف م اور ہ کے بیچ میں لفظِ ''دین''موجود ہے جس سے لفظ''مدینہ''بن گیا! اور یوں گویا مدینہ نے''دین''کو اپنے دامن میں لیا ہوا ہے!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

عجیب انداز میں نفس کی گرفت

حضرت ابو محمد مُرتَعِش رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں:''میں نے بَہُت سے حج کئے اوران میں سے اکثر سفرِ حج کسی قسم کا زادِ راہ لئے بِغیر کئے۔ پھر مجھ پر آشکار(یعنی ظاہر) ہوا کہ یہ سب تو میرے نفس کا دھوکا تھا کیونکہ ایک مرتبہ میری ماں نے مجھے پانی کا گھڑا بھر کر لانے کا حکم دیا تو میرے نفس پر ان کا حکم گِراں(یعنی بوجھ) گزرا، چُنانچہ میں نے سمجھ لیا کہ سفرِ حج میں میرے نفس نے میری مُوافقت فقط اپنی لَذّت کے لئے کی اور مجھے دھوکے میں رکھا کیونکہ اگر میرا نفس فَنا ہو چکا ہوتا تو آج ایک حقِّ شَرعی پورا کرنا(یعنی ماں کی اطاعت کرنا) اسے(یعنی نفس کو) بے حد دشوار کیوں محسوس ہوتا!'' (الرسالۃ القشیریۃ، ص135)

حُبِّ جاہ کی لذّت عبادت کی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے بُزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کیسی مَدَنی سوچ رکھتے اور کس قَدَر عاجِزی کے خُوگر ہوتے ہیں۔ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ عام لوگوں سے تو جھک جھک کر ملتے اور اُن کیلئے بچھ بچھ جاتے ہیں مگر والِدین، بھائی بہنوں اور بال بچّوں کے ساتھ اُن کا رَوِیّہ جارحانہ، غیر اخلاقی اور بسا اوقات سخت دل آزار ہوتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ عوام میں عُمدہ اَخلاق کا مُظاہرہ مقبولیتِ عامّہ کا باعِث بنتا ہے جبکہ گھر میں حُسنِ سُلوک کرنے سے عزّت و شہرت ملنے کی خاص اُمّید نہیں ہوتی! اس لئے یہ لوگ عوام

www.dawateislami.net

میں خوب میٹھے میٹھے بنے رہتے ہیں! اِسی طرح جو اسلامی بھائی بعض مُستحَب کاموں کے لئے بڑھ چڑھ کر قُربانیاں پیش کرتے مگر فرائض و واجبات کی ادائیگی میں کوتاہیاں برتتے ہیں مثلاً ماں باپ کی اِطاعت، بال بچّوں کی شریعت کے مطابِق تربیت اور خود اپنے لئے فرض عُلُوم کے حُصُول میں غفلت سے کام لیتے ہیں اُن کیلئے بھی اِس حکایت میں عبرت کے نہایت اَہم مَدَنی پھول ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جن نیک کاموں میں "شُہرت ملتی اور واہ واہ! ہوتی ہے" وہ دشوار ہونے کے باوُجُود بآسانی سر انجام پا جاتے ہیں کیوں کہ حُبِّ جاہ (یعنی شُہرت و عزّت کی چاہت) کے سبب ملنے والی لذّت بڑی سے بڑی مَشَقَّت آسان کر دیتی ہے۔ یاد رکھئے! "حُبِّ جاہ" میں ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ عبرت کیلئے دو فرامینِ مُصطَفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم مُلاحَظہ ہوں: (1) اللہ پاک کی طاعت (یعنی عبادت) کو بندوں کی طرف سے کی جانے والی تعریف کی مَحبَّت سے ملانے سے بچتے رہو، کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں (فردوس الاخبار، 1/ 223، حدیث: 1567) (2) دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے رَیوڑ میں اتنی تباہی نہیں مچاتے جتنی تباہی حُبِّ مال و جاہ (یعنی مال و دولت اور عزّت و شہرت کی محبّت) مسلمان کے دین میں مچاتی ہے۔ (ترمذی، 4/ 166، حدیث: 2383)

حُبِّ جاہ کے مُتعلِّق اہم ترین مَدَنی پھول

"حُبِّ جاہ" کے تعلُّق سے اِحیاءُ العلوم کی جلد 3 صفحہ 616 تا 617 کو سامنے رکھ کر کچھ مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: "(حُبِّ جاہ و ریا) نفس کو ہلاک کرنے والے آخری اُمور اور باطنی مکر و فَریب سے ہے، اِس میں عُلَما، عبادت گزار اور آخرت کی منزل طے کرنے والے لوگ مبتلا کیے جاتے ہیں، اس طرح کہ یہ حضرات بسا اوقات خوب کوششیں کر کے عبادات بجالانے، نفسانی خواہِشات پر قابو پانے بلکہ شُبُہات سے بھی خود کو بچانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں، اپنے اَعضا کو ظاہری گناہوں سے بھی بچالیتے ہیں مگر عوام کے سامنے اپنے نیک کاموں، دینی کارناموں اور نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کی جانے والی کاوِشوں جیسے کہ میں نے یہ کیا، وہ کیا، وہاں بیان تھا، یہاں بیان ہے، بیانات (کرنے یا نعت پڑھنے) کیلئے اِتنی اِتنی تاریخیں "بُک" ہیں، مَدَنی مشورے میں رات اِتنے بج گئے اور آرام نہ ملنے کی تھکن ہے اِسی لئے

www.dawateislami.net

آواز بیٹھی ہوئی ہے۔ ''مَدَنی قافِلے میں سفر ہے، اِتنے اِتنے مَدَنی قافلوں میں یا دینی کاموں کیلئے فُلاں فُلاں شہروں، ملکوں کا سفر کرچکا ہوں وغیرہ وغیرہ کے اظہار کے ذَرِیعے اپنے نَفْس کی راحت کے طلبگار ہوتے ہیں، اپنا علم و عمل ظاہر کرکے مخلوق کے یہاں مقبولیّت اور ان کی طرف سے ہونے والی اپنی تعظیم و توقیر، واہ واہ اور عزّت کی لَذّت حاصل کرتے ہیں، جب مقبولیّت و شُہرت ملنے لگتی ہے تو اُس کا نَفْس چاہتا ہے کہ میرا علم و عمل لوگوں پر زیادہ سے زیادہ ظاہِر ہونا چاہئے تاکہ اور بھی عزّت بڑھے لہٰذا وہ اپنی نیکیوں، علمی صلاحیتوں کے تعلُّق سے مخلوق کی اِطّلاع کے مزید راستے تلاش کرتا ہے اور خالِق کائنات کے جاننے پر کہ میرا ربّ میرے اعمال سے باخبر ہے اور مجھے اجر دینے والا ہے قَناعت نہیں کرتا بلکہ اِس بات پر خوش ہوتا ہے کہ لوگ اِس کی واہ واہ اور تعریف کریں اور خالِق کائنات کی طرف سے حاصِل ہونے والی تعریف پر قناعت نہیں کرتا، نَفْس یہ بات بخوبی جانتا ہے کہ لوگوں کو جب اِس بات کا علم ہوگا کہ فُلاں بندہ نفسانی خواہشات کا تارک ہے، شُبہات سے بچتا ہے، راہِ خدا میں خوب پیسے خرچ کرتا ہے، عبادات میں سخت مَشَقَّت برداشت کرتا ہے خوفِ خدا اور عشقِ مُصطَفٰے میں خوب آہ و زاری کرتا اور آنسو بہاتا ہے، دینی کاموں کی خوب دھوم مچاتا ہے، لوگوں کی اصلاح کیلئے بَہُت دل جلاتا ہے، خوب مَدَنی قافِلوں میں سفر کرتا کراتا ہے، زَبان، آنکھ اور پیٹ کا قُفلِ مدینہ لگاتا ہے، روزانہ فیضانِ سنّت کے اِتنے اِتنے درس دیتا ہے، مدرسۃُ المدینہ (بالغان)، صدائے مدینہ، مَدَنی دورہ برائے نیکی کی دعوت کا بڑا ہی پابند ہے تو اُن (لوگوں) کی زبانوں پر اس (بندے) کی خوب تعریف جاری ہوگی، وہ اسے عزّت و اِحترام کی نگاہ سے دیکھیں گے، اس کی ملاقات اور زیارت کو اپنے لئے باعثِ سعادت اور سرمایۂ آخِرت سمجھیں گے، حُصولِ بَرَکت کیلئے مکان یا دُکان پر ''دو قدم'' رکھنے، چل کر دُعا فرما دینے، چائے پینے، دعوتِ طعام قبول کرنے کی نہایت لَجاجَت کے ساتھ درخواستیں کریں گے، اس کی رائے پر چلنے میں دو جہاں کی بھلائی تصوُّر کریں گے، اسے جہاں دیکھیں گے خدمت کریں گے اور سلام پیش کریں گے، اِس کا جھوٹا کھانے پینے کی حِرْص کریں گے، اس کا تحفہ یا اِس کے ہاتھ سے مَس کی ہوئی چیز پانے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں گے، اس کی دی ہوئی چیز چُومیں گے، اس کے ہاتھ پاؤں کے بوسے لیں گے، اِحتِراماً ''حضرت! حُضُور! یا سیِّدی!'' وغیرہ اَلقاب کے ساتھ خاشِعانہ انداز اور آہِستہ آواز میں بات کریں گے، ہاتھ جوڑ کر سر جُھکا کر دُعاؤں کی اِلتِجائیں کریں گے، مجالِس میں اِس کی آمد پر تعظیماً کھڑے

www.dawateislami.net

ہو جائیں گے، اِسے ادب کی جگہ بٹھائیں گے، اِس کے آگے ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوں گے، اِس سے پہلے کھانا شُروع نہیں کریں گے، عاجِزانہ انداز میں تحفے اور نذرانے پیش کریں گے۔ تواضُع کرتے ہوئے اِس کے سامنے اپنے آپ کو چھوٹا (مَثَلاً خادِم و غلام) ظاہِر کریں گے، خرید و فروخت اور مُعاملات میں اِس سے مُرَوَّت بَرتیں گے، اس کو چیزیں عُمدہ کوالٹی کی اور وہ بھی سَستی یا مُفت دیں گے۔ اس کے کاموں میں اس کی عزّت کرتے ہوئے جھک جائیں گے۔ لوگوں کے اس طرح کے عقیدت بھرے انداز سے نَفس کو بَہُت زیادہ لذّت حاصل ہوتی ہے اور یہ وہ لذّت ہے جو تمام خواہِشات پر غالِب ہے، اِس طرح کی عقیدت مندیوں کی لذّتوں کے سبب گناہوں کا چھوڑنا اُسے معمولی بات معلوم ہوتی ہے کیوں کہ ''حُبِّ جاہ'' کے مریض کو نَفس گناہ کروانے کے بجائے اُلٹا سمجھاتا ہے کہ دیکھ گناہ کرے گا تو عقیدت مند آنکھیں پھیر لیں گے! لِہٰذا نَفس کے تعاون سے مُعتَقِدِین میں اپنا وقار برقرار رکھنے کے جذبے کے سبب عبادت پر اِستِقامت کی شدّت اُس کو نرمی و آسانی محسوس ہوتی ہے کیونکہ وہ باطِنی طور پر لذّتوں کی لذَّت اور تمام شَہوتوں (یعنی خواہشات) سے بڑی شَہوت (یعنی عوام کی عقیدت سے حاصل ہونے والی لذّت) کا اِدراک (یعنی پہچان) کر لیتا ہے، وہ اِس خوش فہمی میں پڑ جاتا ہے کہ میری زندگی اللہ پاک کے لیے اور اس کی مرضی کے مطابِق گزر رہی ہے، حالانکہ اُس کی زندگی اُس پوشیدہ (حُبِّ جاہ یعنی اپنی واہ واہ چاہنے والی چھپی) خواہِش کے تَحت گزرتی ہے جس کے اِدراک (یعنی سمجھنے) سے نہایت مضبوط عقلیں بھی عاجِز و بے بس ہیں، وہ عبادتِ خداوندی میں اپنے آپ کو مُخلِص اور خود کو اللہ کے مَحارِم (حرام کردہ مُعاملات) سے اِجتِناب (یعنی پرہیز) کرنے والا سمجھ بیٹھتا ہے! حالانکہ ایسا نہیں، بلکہ وہ تو بندوں کے سامنے زَیب و زینت اور تَصَنُّع (یعنی بناوٹ) کے ذَرِیعے خوب لذّتیں پا رہا ہے، اسے جو عزّت و شُہرت مل رہی ہے اِس پر بڑا خوش ہے۔ اِس طرح عِبادتوں اور نیک کاموں کا ثواب ضائع ہو جاتا ہے اور اس کا نام مُنافقوں کی فہرِست میں لکھا جاتا ہے اور وہ نادان یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ اسے اللہ پاک کا قُرب حاصل ہے!

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

شرف مجھ کو ہر سال حج کا خدا دے

شرف مجھ کو ہر سال حج کا خدا دے
مدینہ بھی ہر بار مولیٰ دکھا دے

تو مکہ دکھا دے، مدینہ دکھا دے
مرے دل میں مکہ مدینہ بسا دے

شرف دید کعبہ کا دیدے الٰہی!
مجھے سبز گنبد کا جلوہ دکھا دے

حجی کے دل آویز و دلکش نظارے
اسی سال مجھ کو دکھا یا خدا دے

میں احرام حج باندھ کر آؤں عرفات
سعادت خدا یہ برائے رضا دے

الٰہی! تجھے واسطہ فاطمہ کا
محمد کے قدموں میں مجھ کو قضا دے

علی فاطمہ کا، حسین و حسن کا
وسیلہ بقیع مبارک میں جا دے

جو ہجر مدینہ میں روتے ہیں یا رب!
انہیں بھی کرم سے مدینہ دکھا دے

ترے خوف سے تیرے پیارے کے غم میں
جو آنسو بہائے وہ آنکھ اسے خدا دے

تجھے واسطہ چار یاروں کا یا رب!
دکھا خواب میں جلوۂ مصطفےٰ دے

عبادت میں لگ جائے دل یا الٰہی!
مرے دل سے غفلت کا پردہ ہٹا دے

خدا! نفس نے بے حیائی مچائی
مری سب بری خواہشوں کو مٹا دے

سیہ ہے مرا سارا اعمالنامہ
الٰہی! سیاہی تو اس کی مٹا دے

مجھے نزع و قبر و قیامت میں مولیٰ
تو امن و اماں دے تو اپنی رضا دے

تو نور محمد کے صدقے میں یا رب!
کرم کر مری قبر کو جگمگا دے

مری مغفرت کر برائے صحابہ
مجھے خلد میں ان [illegible] اولیا دے

عذاب جہنم سے خوف آ رہا ہے
مجھے بخش، کر درگزر ہر خطا دے

تجھے واسطہ شاہِ کرب و بلا کا
تو کر دور اللہ! رنج و بلا دے

تو جسمانی بیماریاں دور فرما
دے روحانی امراض سے بھی شفا دے

مبارک ہو پھر ماہِ میلاد آیا
اے بھائی! تو گھر اور گلیاں سجا دے

خدا! دے وہ عطار کو سوزِ الفت
مدینے کے غم میں جو اس کو رلا دے

۶ ربیع الاول ۱۴۴۱ھ
04-11-2019

978-969-722-191-2
01082202

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net